

صد سالہ اجلاس دیوبند میں مولانا محمد اسعد مدنی کا خطاب

۲۳ مارچ کو دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ اجلاس کی اختتامی نشست سے حضرت مولانا محمد اسعد صاحب مدنی صاحبزادہ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ اس تقریر کا کچھ خلاصہ جناب کریم الاحسانی صاحب بھارت کے قلم سے پیش ہے۔

خداوند قدوس کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس تاریخی اجلاس میں شرکت کی توفیق بخشی۔ یہ دارالعلوم کی عمارت جسے آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ وہی جگہ ہے، جہاں سے سید احمد شہیدؒ نے علم نبوت کی بونگھی ہتی اور اس جگہ پیشاب کرنا بھی پسند نہیں کیا تھا۔ یہ کنواں جو آج بھی احاطہ مونسری میں آپ دیکھ رہے ہیں یہ وہی کنواں ہے جس پر حضرت شاہ رفیع الدین صاحب مہتمم اول دارالعلوم نے سرکارِ دو عالم کو دودھ تقسیم کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

سرمین الشریعین میں ۷۰ سال سے دارالعلوم کے فیض یافتہ دین کی خدمت میں گئے ہوئے ہیں۔ کوئی جماعت کوئی تنظیم، کوئی تحریک جو دین کی خدمت میں لگی ہوئی ہے یہ دارالعلوم ہی کا فیض ہے۔ خدا کا فضل ہے کہ اس سرزمین کو کتاب و سنت کی تعلیم کے واسطے منتخب فرمایا۔ اس کی بدولت ہزاروں خاندان اسلام میں داخل ہوئے۔ جب بھی کوئی تحریک کسی بھی نام پر نمودار ہوئی کہ جس سے اسلام کو خطرہ ہوا، دارالعلوم کے سپوتوں نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اکابرین دیوبند نے ہمیشہ سچ کہا کبھی دین میں خیانت نہیں کی نہ النشاء اللہ کی جائے گی۔ کبھی یہ نہیں سوچا کہ نلال ناراض ہو جائے گا، کبھی کوئی رعایت نہیں کی، جان مال عزت آبرو کی کوئی پرواہ نہ کی اسلام کا حق ادا کیا اور اسی طرح کرتے رہیں گے۔

۱۹۴۷ء میں یہ فیصلہ کیا کہ یہی ملک ہمارا ہے ہم اسی ملک میں رہیں گے اور مسلمان بن کر زندہ رہیں گے۔ جمعیتہ العلماء کے پلیٹ فارم سے دارالعلوم کے فیض یافتہ حضرات حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی اور مولانا حفظ الرحمن صاحب مجاہد اور ان کے ساتھی سر سے کفن باندھ کر نکلے اور فیصلہ کیا کہ مسلمان

بچہ بچہ کو سمان بتا کر اس ہندوستان میں زندہ وسلامت رکھیں گے۔ اور عزت و آبرو جان مال کی آخری لمحہ تک حفاظت کریں گے۔

حضرت مجاہد ملت سے کہا گیا کہ آپ اپنی اور بچوں کی حفاظت کریں ہر طرف خطرہ ہی خطرہ ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ میں اس بات کو بہتر سمجھتا ہوں کہ میری لاش دوسرے مسلمانوں کے ساتھ خاک و خون میں پڑی ہو۔ اس سے کہ میں اپنے بچوں اور جان کو لیکر کسی پناہ گاہ میں چلا جاؤں جو کچھ ہوگا ایک ساتھ ہوگا۔ حاجی رشید صاحب دارالعلوم کی شوری کے رکن اور مفتی عتیق الرحمن صاحب اور میں مدینہ منورہ کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہا کہ اب تک ہندوستان میں پڑے رہو گے۔ ایک نہ ایک دن تو آنا ہی پڑے گا۔ آج دیکھو تو یہ دارالعلوم کا فیض ہے کہ ساری دنیا سے زیادہ اسلام ہندوستان میں زندہ ہے، مسلمان زندہ ہے۔ اور انشاء اللہ کسی کی طاقت نہیں ہے کہ ہم سے ہمارا دین چھین لے، ہم مر بیٹیں گے۔ مگر دین کو نہ چھوڑیں گے۔ ہماری جان کی کوئی قیمت نہیں، دین کی قیمت ہے۔ دنیا کا کوئی ملک ہمارے مقابلہ میں دیندار نہیں۔

۱۹۴۷ء کے ہنگامہ میں ہزاروں جانیں ضائع ہو چکی تھیں، کروڑوں کا مال تباہ ہو چکا تھا۔ جمعیت العلماء ہند کے اکابر جو دارالعلوم کے فیض یافتہ تھے مولانا ابوالکلام آزاد سے لیکر نیچے تک کے لوگوں نے فیصلہ کیا کہ اگر آئندہ نسل کو مسلمان باقی رکھنا ہے تو گاؤں گاؤں اور گلی گلی میں مدارس کا جال بھیلادو خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ تحریک مقبول ہوئی اور پورے ملک میں پچاسی ہزار مدارس کا جال بھیلادو ہے۔ جن میں گیارہ گیارہ بارہ بارہ مدرس دینی تعلیم کی خدمت انجام دیتے نظر آتے ہیں اور ہندوستان کے غریب مسلمان اس بوجھ کو سنبھالے ہوئے ہیں۔

۱۹۴۷ء کے بعد عزت و آبرو جان و مال ہزاروں امتحانوں میں مبتلا ہوئے۔ مگر دین الحمد للہ اسی طرح باقی ہے اور باقی رہے گا۔ اللہ کا فضل ہے کہ دین کی خدمت کے واسطے ہمارے قدم آگے رہے ہیں اور آگے رہیں گے۔ تحریک تادیبیت میں حضرت علامہ مولانا انور شاہ صاحب کی آواز نے تھلکہ مچا دیا ہزاروں وہ بستیاں جو تادیبانی ہو چکی تھیں۔ اس فیض یافتہ دارالعلوم کے طغیل میں اسلام میں واپس آگئیں۔

دارالعلوم کے فیض یافتہ جمعیت العلماء کے پلیٹ فارم سے اٹھے اور ۱۶، ۱۷ لاکھ ان افراد کو جو مرتد ہو چکے تھے۔ اسلام میں واپس لائے۔ پریل چل کر گئے، صعوبتوں کو برداشت کیا مگر قدم پیچھے نہ ہٹا۔ اللہ کا فضل ہے۔

ہمارا سرمایہ خلوص ہے، تلہبیت ہے، انابت الی اللہ ہے۔ ہمارا یہ اجلاس ترقی کا ذریعہ دنیا کے اعتبار سے نہیں، انہیں خصوصیات کا حامل ہے جن خصوصیات کو لیکر اس ادارہ کا قیام عمل میں آیا وہ انابت الی اللہ ہے۔

دارالعلوم خالی ایک دینی درس گاہ ہی نہیں بلکہ یہ ایک تحریک بھی ہے۔

